نکاح
اور
طلاق

امیر شریعت حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانیؒ
بانی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

ناشر

مرکزی دفتر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ
76A/1، مین بازار، اوکھلا گاؤں، جامعہ نگر، نئی دہلی-۲۵

(©جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ)

نام کتاب	:	نکاح اور طلاق
مؤلف	:	حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانیؒ
ناشر	:	مرکزی دفتر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ
تعداد	:	ایک ہزار
کمپوزنگ	:	مرکزی دفتر بورڈ، نئی دہلی (محمد ارشد عالم ندوی)
پروف ریڈنگ	:	محمد وقار الدین لطیفی ندوی
صفحات	:	۱۰
قیمت	:	۱۰/روپے

ناشر

مرکزی دفتر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ-نئی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی نشانیاں بے شمار ہیں، یہ بھی اس کی ایک بڑی نشانی ہے کہ اس نے نوع انسانی کو ایک شخص سے پیدا کیا، اور اسی میں اس کا جوڑا بھی بنا دیا، مرد کو عورت کی خواہش اور عورت کا مرد کی جانب میلان ایک فطری بات ہے، حق تعالیٰ نے اس فطری خواہش اور ضرورت کو پورا کرنے کیلئے نکاح کو ذریعہ بنایا، تا کہ انسان حیوانات کی طرح اس فطری خواہش کو آزادانہ پورا نہ کرے، بلکہ نکاح کے بعد صحیح طریقہ پر یہ فطری خواہش تکمیل کو پہونچے، ایک اجنبی مرد اور عورت کے درمیان نکاح کے ذریعہ بڑا نازک محبت کا رشتہ پیدا ہوتا ہے، نکاح ایک مضبوط شرعی معاہدہ ہے، اور ایک ایسا پختہ عہد ہے جسے توڑنا خدا کو ناراض کرنا ہے، قرآن حکیم میں ارشاد ہوا:۔

''اور عورتیں تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں'' (سورہ نساء ۲۱)

ایک اجنبی مرد و عورت کا یہ مضبوط معاہدہ صرف نفسانی خواہشات ہی پورا کرنے کے لئے نہیں ہے، بلکہ اس کا اہم مقصد زندگی کا سکون اور دل کی راحت حاصل کرنا ہے، قرآن مجید میں فرمایا گیا:۔

''اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تم سے ہی تمہارا جوڑا بنا دیا کہ تم اس سے سکون حاصل کر سکو'' (سورہ روم ۔۲۱)

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

''اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان الفت و رحمت پیدا

کردی'' (سورہ روم ۔۲۱)

اس محبت کے رشتے کا نتیجہ یہ ہے کہ بیوی شوہر کیلئے پردہ پوش اور شوہر بیوی کیلئے اور دونوں ایک دوسرے سے اس قدر قریب جیسے لباس انسان کے بدن سے ملا ہوا ہوتا ہے، اور پردہ پوشی کرتا ہے، قرآن نے اسے اس طرح تعبیر کیا ہے:۔

''وہ تمہارے لئے لباس ہیں، اور تم ان کیلئے لباس ہو'' (سورہ بقرہ ۔۱۸۷)

لباس سے پردہ پوشی کے سواء زینت بھی حاصل ہوتی ہے، تو میاں بیوی ایک دوسرے کیلئے باعث زینت بھی ہیں۔

یہ نکاح کے ذریعہ مرد وعورت کا ملنا اور محبت کے رشتہ میں پیوست ہونا اللہ کو پسند ہے، اسلئے یہ نکاح عبادت بھی ہے، یعنی نکاح کرنے والے میاں بیوی کو اجر وثواب بھی ملے گا۔

حضرت اقدس جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

''مومن خدا کے ڈر اور پرہیزگاری کے بعد جو سب سے بہتر چیز حاصل کرتا ہے وہ نیک خصلت بیوی ہے کہ اگر وہ اسے حکم دیتا ہے تو مانتی اور فرمانبرداری کرتی ہے، اس کو دیکھتا ہے تو اسے خوشی اور مسرت ہوتی ہے، اگر اس پر کوئی قسم کھاتا ہے تو اسے پورا کرتی ہے اور اگر شوہر کہیں چلا جاتا ہے تو اس کے غائبانہ میں اپنی جان اور عزت اور شوہر کے مال کی حفاظت کرتی ہے'' (مشکوۃ ج ۲)

اسی لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے اچھی بیوی کو دنیا کی سب سے بڑی نعمت اور سب سے اچھی پونجی قرار دیا، چنانچہ فرمایا:۔

''دنیا پوری کی پوری پونجی ہے اور دنیا کی سب سے بہترین پونجی صالحہ اور نیک خصلت عورت ہے'' (مشکوۃ ج ۲)

اوپر لکھی ہوئی باتوں سے یہ واضح ہوگیا کہ نکاح کے ذریعہ مرد وعورت کے

درمیان پیدا ہونے والا محبت والفت کا رشتہ خدا کو پسند ہے، اور طلاق اس رشتہ کو کاٹتا ہے، اس لئے طلاق برا کام ہے، جو خدا اور اس کے رسول کو پسند نہیں، حضرت اقدس جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے بری چیز طلاق ہے۔ (ابوداؤد)

ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں طلاق خدا کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔ (دار قطنی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت سخت تکلیف کے بغیر اپنے شوہر سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (ابوداؤد)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی عورتوں کو طلاق مت دو، مگر یہ کہ اس کے چال چلن میں شبہ ہو۔ (طبرانی)

ایک موقع پر آپ ﷺ نے یہ بھی کہا کہ جب تک عورتوں میں کھلی ہوئی بے حیائی نہ دیکھو طلاق مت دو، فقہ کی کتابوں میں کہا گیا ہے کہ بے وجہ طلاق دینا منع ہے۔

اور تین دفعہ ایک ساتھ طلاق دینا تو گناہ ہے، قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ طلاق متعدد دفعہ اور وقفوں میں دی جانی چاہئے۔ (سورہ بقرہ)

حضرت اقدس جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو ایک شخص کے متعلق اطلاع ملی کہ اس نے اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاقیں دے دی ہیں، یہ سن کر آپ ﷺ غصہ میں کھڑے ہوگئے، اور فرمایا کہ کیا میرے رہتے اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیل کیا جائے گا؟ (نسائی)

یعنی ایک ساتھ تین طلاقیں دینا اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیل کرنا ہے۔

ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ میرے والد نے میری والدہ کو ایک ہزار طلاقیں دے دی ہیں، اب کوئی راستہ ہے یا نہیں؟ جواب میں ارشاد ہوا کہ اگر تمہارا باپ خدا سے ڈرتا ہوتا تو اللہ اس کیلئے کوئی راستہ نکالتا، بیوی تین طلاقوں سے بائنہ ہوگئی، اور

٩٩٧ طلاقوں کا گناہ تمہارے باپ کی گردن پر رہا۔

ایک شخص نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے کہا کہ میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، جواب میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ تیرے چچا نے اللہ کی نافرمانی کی گناہ کا کام کیا اور شیطان کی پیروی کی۔ (طحاوی)

علامہ زمخشریؒ لکھتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطابؓ کے پاس جب کوئی شخص تین طلاقیں دے کر آتا تو اسے پیٹتے اور اس کی طلاقوں کو نافذ کر دیتے۔

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں، آپ نے جواب میں فرمایا کہ وہ تین طلاقوں کے بعد تم سے آزاد ہوگئی اور ستانوے طلاقوں کے ذریعہ تو نے اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑایا۔

معلوم ہوا کہ تین طلاقیں ایک ساتھ دینا شیطانی کام ہے، فقہاء نے اسے گناہ اور قابل تعزیر جرم لکھا ہے، اس سے بچنا ہر مسلمان کیلئے لازم ہے۔

مسلمانو! بات بات پر طلاق نہ دیا کرو، ملت اسلامیہ کو شرمندگی اور ذلت سے بچاؤ تاکہ کل قیامت میں تم کو اللہ سے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

اوپر کی سطروں سے یہ بات کھل کر آپ کے سامنے آگئی کہ طلاق برا کام ہے، جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند نہیں ہے، اور تین طلاق ایک ساتھ دینا تو بڑے گناہ کی بات ہے۔

لیکن ایسا وقت بھی آسکتا ہے کہ نکاح جو زندگی کو خوشگوار بنانے کیلئے کیا گیا تھا مصیبت بن جائے، میاں بیوی کا دو مزاج، دو دل، دو دماغ رنگ لائے، اور زندگی اجیرن بن جائے، عورت کی فطری کمزوریاں آپس کے تعلقات کو بگاڑ دیں ایسے موقع پر خدا نے حکم دیا ہے کہ صبر وضبط سے کام لو، اور اصلاح کی کوشش جاری رکھو۔

''اور ان عورتوں کے ساتھ اچھی گذر بسر کرو اور اگر وہ تم کو ناپسند ہوں

تو ممکن ہے تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور خدا اس کے اندر کوئی بڑا فائدہ رکھ دے'' (سورہ نساء رکوع ۱۳)

یعنی اگر تمہیں عورتوں کی فطری کمزوریوں سے تکلیف پہونچے تو اسے برداشت کرو، کیا بعید ہے کہ اس صبر وبرداشت میں تمہارے لئے کوئی نفع چھپا ہوا ہو، اور اگر معاملہ اور آگے بڑھ جائے اور زندگی خوشگوار بنانے کیلئے طلاق ہی ضروری ہو تو طلاق سے پہلے اصلاح کیلئے کچھ اور کام کرلو۔

(۱) ''جن عورتوں سے تمہیں نافرمانی کا ڈر ہو انہیں نصیحت کرو اور سمجھاؤ، مان جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ --(۲)-- انہیں ان کے بستر پر اکیلا چھوڑ دو''

ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ایک شریف اور سمجھدار عورت کیلئے یہ بڑی تنبیہ اور سخت سزا ہے، اگر اس پر بھی وہ اپنی ضد پر قائم رہیں۔

(۳)''تو پھر انہیں مارو''

قرآن نے ''واضربوھن'' کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنی مارنے کے آتے ہیں، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس طرح مارو کہ کھال نہ پھٹے، آپ ﷺ نے فرمایا: بیوی کو لونڈیوں کی طرح نہ پیٹو۔

ایک موقع پر ارشاد ہوا کہ:۔

''اس کے چہرے پر نہ مارو اور نہ برا بھلا کہو''

''حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ بیوی کو مسواک سے مارو''

ان سب روایتوں نے قرآن مجید کے حکم ''مارو'' کا مطلب واضح کر دیا کہ تنبیہ کرو، بیوی کو اس کی ضد پر اس طرح مارو کہ متوجہ ہو جائے، مگر چوٹ نہ آئے، اور اگر اس سے بھی کام نہ چلے تو طلاق سے پہلے آخری طور پر یوں کرو کہ ایک حَکَم (پنچ) شوہر کی طرف سے

اور ایک بیوی کی طرف سے مقرر کرو، دونوں مخلص ہوں اور اصلاح چاہتے ہوں، اگر ان دونوں کی کوششیں بھی ناکام رہیں تو پھر طلاق کے سواء کوئی اور چارہ کار نہیں ہے۔

''اور اگر دونوں علیحدگی اختیار کرلیں تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کو بے نیاز فرمادیں گے'' (نساء پ۵،۱۶)

معلوم ہوا کہ طلاق جلدی میں اور غصے میں نہیں دی جاتی وہ مرد کا ایک سوچا سمجھا فیصلہ ہوتا ہے، جسے ہر طرح سے مایوس ہوکر آخری طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

ہمیں چاہئے کہ طلاق کو کھیل نہ بنائیں، اور تمام اسلامی احکام پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کریں۔

لیکن جب میاں بیوی کا ایک ساتھ رہنا دوبھر اور مشکل ہوجائے اور کوئی شکل نباہ کی باقی نہ رہے تو طلاق دیں مگر اس طرح کہ طلاق کا فائدہ حاصل ہو اور اس کے نقصان سے محفوظ رہیں، شریعت نے جو طریقہ طلاق دینے کا بتلایا ہے وہ اختیار کریں اور وہ یہ ہے:۔

(۱) بیوی کو صرف ایک طلاق دی جائے اور شوہر بیوی سے کہے کہ میں نے تجھے طلاق دی۔

(۲) طلاق دو گواہوں کے سامنے دی جائے۔

(۳) طلاق اس وقت دی جائے جب عورت پاک ہو یعنی اس کو ماہواری نہ آرہی ہو، ماہواری کے دوران طلاق دینا گناہ کی بات ہے۔

(۴) طلاق اس پاکی کے زمانہ میں دی جائے جس میں شوہر نے بیوی سے صحبت نہ کی ہو۔

(۵) ایک طلاق دینے کے بعد عدت گذرنے دی جائے، اگر ماہواری آرہی ہو تو عدت تین حیض ہے اور اگر ماہواری نہ آتی ہو چاہے کم عمر ہونے کی وجہ سے یا زیادہ عمر ہونے کی وجہ سے عدت تین مہینہ ہے اور اگر حمل ہے تو بچہ پیدا ہونے پر عدت ختم ہوگی۔

(۶) عدت گذر جانے اور ختم ہوجانے کے بعد طلاق بائن پڑ جائے گی یعنی بیوی نکاح

سے نکل جائے گی اور اگر شوہر نے عدت کے اندر اندر بیوی کو لوٹا لیا تو وہ پہلے کی طرح میاں بیوی رہیں گے، مگر اب مرد کو بیوی پر دو ہی طلاق کا حق باقی رہے گا، لوٹانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ شوہر بیوی سے دو گواہوں کے سامنے کہے میں نے تم کو لوٹا لیا، اور اگر عدت کے اندر نہیں لوٹایا تو پھر دونوں اپنی خوشی سے دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں، نکاح بھی نیا ہوگا اور مہر بھی نیا۔

طلاق کا یہ طریقہ بہتر اور اچھا ہے، اس سے مرد کو بار بار اپنے فیصلہ پر غور کرنے کا موقع ملے گا، اور بعد میں پچھتانے اور افسوس کرنے کی نوبت نہ آئے گی۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ ایک ہی دفعہ اور ایک ہی مرتبہ تین طلاق دینے سے پرہیز کریں کہ یہ گناہ کی بات ہے اور اوپر لکھے ہوئے طریقہ پر طلاق دیں، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں یعنی صحابہؓ کو یہی طریقہ پسند تھا، اس طریقہ کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ اختیار کرنے میں شریعت کی خلاف ورزی ہوگی، خدا اور اس کا رسول ناراض ہوگا اور اس کی ناراضگی دنیا اور آخرت دونوں میں رسوائی کا سبب بنے گی۔

☆☆☆

This document was created with Win2PDF available at http://www.win2pdf.com.
The unregistered version of Win2PDF is for evaluation or non-commercial use only.
This page will not be added after purchasing Win2PDF.